احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 20 جون 2001ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

بدھ 20 جون 2001ء 27 ربیع الاول 1422 ہجری 20 احسان 1380 ھش جلد 51-86 نمبر 136

قرآن و سنت

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

بہترین بات اللہ کی کتاب ہے۔ اور بہترین طریق محمد (ﷺ) کا طریق ہے۔ اور بدترین فعل دین میں بدعات پیدا کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوٰۃ حدیث نمبر 1435)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے (۔) سوتم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ (۔)

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو (۔) دیا گیا ہے۔ سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپؐ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں۔ مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سوڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا (۔) قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر پر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا۔ کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا تھا۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئیں تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے۔ یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کرتے تھے یا حلال حرام سے واقف نہ تھے۔

ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے (۔) اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ کا فعل۔ اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 26، 61، 62)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی دوم

خدام الاحمدیہ پاکستان

اول: محمد شکر اللہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

دوم: لقمان احمد شاد وقف جدید ہوسٹل ربوہ

سوم: شکیل احمد ناصر دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ

چہارم: عبدالہادی طارق کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

پنجم: قیصر محمود دارالعلوم جنوبی ربوہ

ششم: منصور احمد مبشر لالہ رخ واہ کینٹ

ہفتم: مرزا عرفان قیصر ناصر ہوسٹل ربوہ

نہم: محمد اکرام ناصر دارالصدر جنوبی ربوہ

دہم: محمد انور شہزاد راجن پور

(مہتمم تعلیم)

فضل عمر ہسپتال میں ماہر امراض دل کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل مورخہ 24-6-2001 کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورتمند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 24-6-2001 کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورتمند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔ قبل ازیں ڈاکٹر صاحب کی آمد 17 جون کو متوقع تھی۔

بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مکرم ڈاکٹر صاحب تشریف نہ لا سکے جس پر انتظامیہ ہسپتال ان تمام مریضان سے معذرت خواہ ہے جو 17 جون کو معائنہ کے لئے ہسپتال آئے۔ اب وہ اسی پرچی پر مورخہ 24-6-2001 کو معائنہ کروا سکیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جماعت احمدیہ تنزانیہ

کا صوبائی تربیتی جلسہ

عبدالرحمٰن خان صاحب - مربی سلسلہ مورو گورو تنزانیہ

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے ملک کے ایک ساحلی علاقہ کے گاؤں میں جو Kilwa کے علاقہ میں ہے اور تنزانیہ کے جنوبی طرف واقع ہے وہاں پر بھی مسیح موعود کی دعوت پہنچی اور مخالفین نے ماننے والوں کو اس قدر تنگ کیا کہ ان نومبائعین کو جان سے بھی مارنا چاہا- وہاں سے احمدیوں نے پیدل چل کر ہجرت کی اور وہاں سے 250 کلومیٹر دور جا کر ڈھوتومی (Duthumi) میں آباد ہونے لگے- ان پہلے احمدی احباب میں سے دو بزرگ (Muhammad Munungu) اور شیخ صالح مبارکو ہیں جو اس صوبہ کے پہلے مولوی تھے اور اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں زندہ ہیں اور اس صوبائی جلسہ میں شامل تھے- یہ جماعت 1960ء سے قبل قائم ہوئی تھی-

Duthumi کے احمدی احباب بہت محنتی ہیں- یہاں پر کئی ملکی جلسے بھی منعقد کئے گئے تھے اور محترم مولانا محمد منور صاحب مرحوم، مولانا جمیل الرحمٰن صاحب اور کئی اور مربیان یہاں دورے پر جاتے رہے ہیں- یہ گاؤں بہت زرخیز ہے اور یہاں چاول اور مکئی اور طرح طرح کے پھل اگائے جاتے ہیں-

جلسہ کی تیاری

یہاں کی جماعت کے خدام، اطفال، انصار، ناصرات اور خواتین نے ہر طرح سے محنت کر کے جلسہ کی تیاری مکمل کی تھی- ہر ایک نے چندہ ادا کیا تھا- Masai لوگوں میں سے بھی ایک بکرا اس جلسہ کے لئے ملا تھا- کسی نے چاول، کسی نے بکرا، کسی نے پیسے دئے تو اس جلسہ کی تیاریاں مکمل کیں بالکل اسی طرح جس طرح ربوہ اور قادیان میں احباب جماعت خوشی خوشی سے جلسہ کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں-

ہمیں وہ وقت یاد آتا ہے جب حضرت مسیح موعود نے قادیان دارالامان میں لنگر خانہ جاری فرمایا تھا اور ہر جلسہ کے موقعہ پر مہمانوں کے لئے کھانا پکتا تھا- اسی مقدس نقش قدم پر چلتے ہوئے Duthumi گاؤں کے احباب نے دونوں دن کھانا پکایا اور جلسہ کے بعد تک یہ برکتیں جاری رہیں- جلسہ کے اس کھانے میں سے گاؤں کے کئی سو کی تعداد میں غیر از جماعت غریب لوگوں اور بچوں کو بھی جلسہ کے دنوں میں کھانا ملتا رہا- اس طرح سے ہزاروں میل دور رہ کر اس گاؤں کے لوگوں کو بھی حضرت مسیح موعود کے بابرکت لنگر خانہ کا فیض پہنچتا رہا-

جلسہ گاہ

آموں کے باغ کے کھلے میدان میں جلسہ گاہ تیار کیا گیا اور آموں کے درختوں کے نیچے بچھونے بچھا کر ٹھنڈے سایوں میں بیٹھ کر سامعین جلسہ کی کارروائیوں سے لطف اندوز ہوتے رہے- درختوں کے اوپر کئی لاؤڈ سپیکر زلگائے گئے تھے- جلسہ کی تمام کارروائی پورے گاؤں میں سنائی دیتی رہی-

مہمانوں کا قیام

دو گاڑیوں پر بیسیوں مہمان اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دارالسلام اور مورو گورو صوبے کے مختلف علاقوں سے آئے-

مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج، عبدالرحمٰن خان صوبائی مربی اور کئی اور مہمان احمدیہ بیت الذکر میں سوئے تھے اور احباب نے اپنے اپنے گھروں سے چادریں اور گدے (Mattreses) دئے- نیز مچھر دانیاں بھی مہیا کیں-

مستورات اور ناصرات سر پر بالٹیوں میں دور دور سے پانی بھر کر لاتی رہیں تا کہ مہمانوں کی خدمت کریں اور اس خدمت میں یہ بھی پیچھے نہ رہیں- کیونکہ اس علاقہ میں پانی کی قلت ہے-

پہلا دن

حسب پروگرام 11 نومبر 2000ء جو کہ ہفتہ کا دن تھا 10 بجے صبح کے وقت جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا- صدارت مکرم سلیمان کزیمہ صاحب صدر جماعت مورو گورو نے محترم امیر صاحب کی موجودگی میں کی- تلاوت قرآن کریم معلم ہاشم راشدی نے کی- اس کے بعد محترم مولانا مظفر احمد صاحب درانی امیر و مربی انچارج نے اطاعت، دعوت الی اللہ اور مالی قربانی کے نکات پر مدلل تقریر کی-

بعدہ مکرم امیری عبیدی کلوتا صاحب (ابن مکرم امیری عبیدی کلوتا صاحب مرحوم مربی سلسلہ) نے اطاعت کے موضوع پر تقریر کی- اس وقت مکرم امیری عبیدی کلوتا صاحب اپنے مرحوم باپ کے نقش قدم پر چل کر جماعت تنزانیہ کے نائب امیر کی حیثیت سے خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں-

ان کے بعد Mzee Mweshehe Juma جو کہ Mkuyuni جماعت کے صدر ہیں- انہوں نے "خلافت" کے موضوع پر تقریر کی- مکرم سلیمان کزیمہ صاحب جو کہ مورو گورو ٹاؤن کی جماعت کے صدر ہیں انہوں نے "احمدیت کی سچائی" کے موضوع پر تقریر کی-

ان کے بعد Mzee Habibu Muhamed نے جو کہ موارازی جماعت کے صدر کی حیثیت سے اس جلسہ میں شامل تھے "مسیح کی آمد ثانی" کے موضوع پر تقریر کی-

آخر پر دیہی گورنمنٹ کے سربراہ جو اپنے وفد کے ساتھ اس جلسہ میں شامل تھے انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ جماعت امن پسند ہے اور بنی نوع انسان کی فلاح اور بہبود کے لئے ہر طرح کی کوشش کرتی ہے- مورو گورو ٹاؤن میں دو ہسپتال قائم کئے ہیں اور اس گاؤں کے لوگوں کو بھی ان ہسپتالوں سے خوب فائدہ ہوتا ہے اور دعا کی کہ جماعت کو خدا تعالیٰ مزید توفیق دے تا بنی نوع انسان کی زیادہ سے زیادہ خدمات کرتی چلی جائے-

اس تقریر کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جو شام تک جاری رہی-

آخر میں دعا کے ساتھ جو کہ محترم امیر صاحب نے کروائی یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا-

اس اجلاس میں مسائی قوم (Masai) کے کئی افراد موجود تھے- مسائی وہ افریقی قوم ہے جو مذہب اور Civilisation سے بہت دور ہیں لیکن ان کی تربیت کرنے سے وہ بہت مفید انسان بن جاتے ہیں- یہ لوگ بھی حقیقی دین کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں-

دوسرا دن، پہلا اجلاس

12 نومبر کی صبح نو بجے جلسہ کا آغاز حسب دستور تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو معلم مبارک عبدالرحمٰن نے کی- تلاوت کے بعد مکرم ناصر Munungo صاحب نے پڑھی- ڈھوتومی جماعت کے مقامی معلم، معلم حمزہ حسین نے "تقویٰ" کے موضوع پر تقریر کی- اس کے بعد مورو گورو صوبے کے سب سے پہلے لوکل مربی جو Kilwa سے آئے تھے یعنی شیخ صالح مبارکو نے "ڈھوتومی میں احمدیت کا آغاز" کے موضوع پر تقریر کی- یہ چونکہ اس پورے صوبہ کے سب سے پرانے احمدی ہیں اس لئے ان کی تقریر بہت اہمیت کی حامل تھی-

معلم علی مہدی آف بورونڈی (Burundi) جو اس وقت ڈھوتومی میں معلم ہیں انہوں نے "دعوت الی اللہ اور ہمارے فرائض" کے موضوع پر تقریر کی-

خاکسار صوبائی مربی عبدالرحمٰن خان نے احباب جماعت کی خدمت میں بعض نصائح پیش کیں جس کے ساتھ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا-

دوسرا دن، دوسرا اجلاس

نمازوں اور طعام سے فارغ ہو کر مکرم امیری عبیدی کلوتا صاحب کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی- تلاوت قرآن کریم معلم مبارک عبدالرحمٰن نے کی- اس کے بعد مکرم سعیدی مانورو (Manoro) صاحب نے "تنزانیہ میں احمدیت" کے موضوع پر تقریر کی- یہ صاحب تنزانیہ کے پرانے احمدی احباب میں سے ہیں-

ان کے بعد مسائی قوم کے ایک نومبائع انس نامی نے "میں کیوں احمدی ہوا" کے موضوع پر تقریر کی- اس وقت سامعین میں بہت مسائی لوگ موجود تھے جو اس نوجوان کی تقریر سے بہت خوش ہو رہے تھے- بعد ازاں معلم عمرانی صاحب جو تنزانیہ جماعت کے سب سے پرانے لوکل معلم ہیں انہوں نے "احمدیت کی ترقی" کے موضوع پر تقریر کی- یہ Bwakila Chini کے گاؤں میں مقیم ہیں اور بہت مشہور معلم ہیں-

اس تقریر کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب، مورو گورو کے صوبائی مربی اور دیگر معلمین نے سوالوں کے جواب دئے- یہ سلسلہ شام تک چلتا رہا-

آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا- اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورو گورو کا صوبائی جلسہ دور دراز کے اس گاؤں Duthumu میں بہت خوشیوں کے ساتھ منعقد ہوا- پہلے دن کی حاضری 300 تھی لیکن دوسرے دن کی حاضری 400 کے قریب تھی جن میں مسائی قوم کے لوگ کافی تعداد میں موجود تھے-

وفود

حاضر ہونے والے احباب دارالسلام، کویونی Kilosa`ibuko`Mwarazi`(Mkuyuni) اور مورو گورو ٹاؤن سے آئے ہوئے تھے-

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تربیتی جلسوں کے نیک ثمرات ظاہر فرمائے اور سب شامل ہونے والوں کو برکتوں سے نوازے-

(الفضل انٹرنیشنل 25 مئی 2001ء)

☆☆☆☆

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
سینہ میں جوش غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پہ ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو
محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

دے کر اپنے پڑوسی کو سکھ پیار کے موتی رول

پڑوسی کے آرام کی خاطر اپنے جائز حقوق سے دستبرداری

ایک بزرگ گھر میں بلی نہیں رکھتے تھے تاکہ چوہے ہمسایہ کے گھر نہ چلے جائیں

عبدالسمیع خان - ایڈیٹر الفضل

صحابہ کرام اور بزرگان نہ صرف یہ کہ پڑوسیوں سے اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے پیش آتے تھے بلکہ اپنے تمام جائز حقوق سے بھی دستبردار ہو جاتے تھے جن کی وجہ سے ہمسایوں کو ادنیٰ قسم کی شکایت پیدا ہونے کا امکان ہو۔

جب حضرت عثمانؓ کے خلاف باغیوں کی طرف سے شرارت کے آثار ظاہر ہوئے تو حضرت معاویہؓ نے آپ سے درخواست کی کہ میں آپ کی حفاظت کے لئے ایک دستہ مقرر کر دیتا ہوں۔ تو آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں اپنے اور رسول اللہؐ کے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا۔

(تاریخ طبری جلد 3 ص 382. مطبع استقامہ قاہرہ 1939ء)

صحابی رسول (جو بیعت رضوان میں بھی شامل تھے) حضرت عائذ بن عمروؓ اپنے گھر کا پانی بھی گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے تھے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ مسلمانوں کے راستہ میں پانی گرا کر تکلیف دینے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اپنے ہی حجرہ میں اپنے طشت کو انڈیل دوں۔

(الاصابہ جلد 2 ص 252۔ حالات حضرت عائذؓ مطبع محمد مصطفیٰ 1939ء)

ایک بزرگ چوہوں کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ کسی نے کہا آپ بلی کیوں نہیں رکھ لیتے؟ (کہ یہ کمبخت آپ کے گھر سے بھاگ جائیں) بزرگ نے جواب دیا کہ بلی اس لئے نہیں رکھتا کہ اس سے ڈر کر چوہے ہمسایہ کے گھر میں جا گھسیں گے۔

(نسخہ کیمیا ص 429۔ امام غزالی ترجمہ غلام یزدانی۔ ایڈیشن اول 1973ء۔ ناشران قرآن لمیٹڈ لاہور)

دمشق کی فتح سے لے کر ولید کے زمانہ تک مسلمان اور عیسائی بالکل ایک ساتھ محض ایک دیوار کے فاصلے کو بیچ میں رکھ کر اپنی اپنی عبادت کرتے تھے۔

ولید کے زمانہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ اور ان کا حصہ ان کے لئے ناکافی ہو گیا تو ولید نے عیسائیوں کے بڑوں کو اپنے ہاں بلایا اور کہا کہ تم اپنے حصہ کی زمین ہمیں دے دو ہم اس کے بدلہ میں تمہیں اس سے کہیں زیادہ زمین اور بڑی سے بڑی رقم دینے کو تیار ہیں۔ نیز اگر تم چاہو تو تمہیں تمام وہ گرجے دے دیں گے جو شروع سے لے کر اب تک مقفل پڑے ہیں گو یہ پیشکش اور تجویز بہت معقول تھی لیکن عیسائی لیڈر ولید کی بات نہ مانے اس کے باوجود ولید نے ان پر کوئی جبر نہ کیا اور نہ ہی ان پر کوئی سختی کی نہ جرمانہ کیا اور تجویز پیش کی کہ تم اگر یہ جگہ ہمیں نہیں دیتے تو نہ دو ہم اپنی مسجد "کنیسہ توما" میں بنا لیتے ہیں۔ عیسائی اس پر بھی تیار نہ ہوئے تو ولید نے اصل معاہدہ منگوا لیا جو حضرت خالد بن ولیدؓ فاتح دمشق اور اس وقت کے عیسائیوں میں ہوا تھا۔

اس معاہدہ کی رو سے آدھا شہر بزور تلوار مفتوح تسلیم ہوا تھا اور آدھا بذریعہ صلح۔ ولید نے شہر کی پیمائش کرائی اس پیمائش کے وقت عیسائی بھی موجود تھے اور مسلمان بھی۔ پیمائش ہوئی تو مسجد اور کلیسا دونوں مفتوحہ جگہ میں آئے۔ عیسائیوں نے ہتھیار رکھ دیئے اور ولید سے مصالحت کر لی۔ پھر کہیں ولید نے مسجد کی تعمیر شروع کی۔

(مسلمان حکمران ص 195,194۔ رشید اختر ندوی۔ طبع اول 1955ء احسن برادرز لاہور)

بڑھیا کی شرط

سپین کے مسلمان حکمران منصور بن ابی عامر نے جامع مسجد کی توسیع کی خاطر آس پاس کے مکانات اس میں شامل کرنا چاہے تو سب لوگوں نے خوشی خوشی اپنے مکانات بیچ دیئے صرف ایک بوڑھی عورت اڑ گئی۔ اور شرط لگا دی کہ جب تک بادشاہ کھجوروں والا باغ اس کو مفت نذر نہیں کریں گے۔ وہ بھی اپنا مکان انہیں نہیں دے گی۔ منصور نے اس عورت کے حسب منشاء مکان کی تلاش کرائی۔ جب عورت نے مکان پسند کر لیا تو منصور نے وہ مکان بھی اور دوسرے مکان کی پوری قیمت بھی اسے ادا کر دی۔

(مسلمان حکمران ص 437۔ رشید اختر ندوی۔ طبع اول 1955ء احسن برادرز۔ لاہور)

ارادہ ترک کر دیا

اندلس کا انصاف پرور حکمران ہشام ایک دکان کی جگہ خریدنا چاہتا تھا. مالک مکان سے گفتگو ہو رہی تھی۔ اسی اثنا میں اس کو معلوم ہوا کہ اس مکان کا ہمسایہ بھی اسے خریدنا چاہتا ہے مگر وہ بادشاہ کی وجہ سے خاموش ہے۔ یہ سن کر ہشام نے اس کا مکان خریدنے کا ارادہ ہی ترک کر دیا۔ اور مالک سے مزید گفتگو سے بھی انکار کر دیا۔

(تاریخ اندلس ص 348 از ریاست علی ندوی)

نوشیروان کے اخلاق

نوشیروان عادل اگرچہ مسلمان نہیں تھا مگر اس کے انصاف کے قصے ضرب المثل ہیں اور حکمت تو مومن ہی کی متاع ہے۔ اس کی حسن ہمسائیگی کی ایک مثال ایسی ہے جو اس کے نام کے ساتھ وابستہ ہے۔

کہتے ہیں کہ جس وقت کسریٰ کا ایوان مکمل ہو گیا۔ اور اس کے محل اور جھروکے کی تکمیل ہو گئی۔ تو نوشیروان نے حکماء اور مصاحبوں کے ایک مجمع سے کہا۔ دیکھیں اس میں کوئی نقص تو نہیں کہ میں اسے ٹھیک ٹھاک کرا دوں۔ انہوں نے چاروں طرف نظر دوڑائی بہت تعریف کی اور کہا ایسی باوقار عمارت فلک نے بھی کہاں دیکھی ہو گی۔ اس ایوان کے ستونوں میں کوئی خلل یا اس کے اطراف میں کوئی نقص نہیں ہے۔ ہاں جو اس کے کنارے پر چھوٹا سا گھر ہے اور حقیر سی کوٹھڑی ہے۔ اس ویرانے کے روزن سے دھواں نکلتا ہے اور اس کی دیواروں کو کالا اور میلا کرتا ہے اگر یہ صورت جاتی رہے تو رہی سہی کسر بھی پوری ہو جائے۔

نوشیروان نے کہا۔ "یہ گھر ایک بڑھیا کی ملکیت ہے۔ جو عمر گزار چکی ہے اور اس کی زندگی کا سورج غروب کی سرحد میں داخل ہو چکا ہے۔ اس محل کی بنیادیں کھدنے لگیں تو اس کی کوٹھڑی آڑے آئی۔ میں نے ایک شخص کو اس بڑھیا کے پاس بھیجا کہ جس قیمت پر چاہے یہ کوٹھڑی فروخت کر دے۔ میں اس کے لئے ایک اچھا سا مکان بھی بنوا دینے پر تیار تھا۔ بوڑھی عورت نے جواب بھجوایا کہ:

"اے بادشاہ! میں اس گھر میں پیدا ہوئی اور اس سے مانوس ہوں۔ میں تمام دنیا کو تیری ملکیت میں دیکھ سکتی ہوں تو اس حقیر آشیانے اور مختصر سے ویرانے کو ایک بے نوا فقیر کی ملکیت میں کیوں نہیں دیکھ سکتا"۔

میں اس بات سے متاثر ہوا۔ اور پھر کچھ نہ کہا حتیٰ کہ محل مکمل ہو گیا۔ مگر اب اس کوٹھڑی سے اٹھنے والا دھواں اس کی دیواروں کو میلا اور گدلا کرنے لگا۔ میں نے ایک دن بھنے ہوئے مرغ کا خوان سجا کر بھیجا کہ روزانہ مختلف کھانوں کا دسترخوان اس کی خدمت میں پہنچ جایا کرے گا۔ وہ خود پکا کر دھواں نہ کیا کرے۔ اس نے کہا:

دنیا میں بہت سے ایسے بھوکے فاقہ زدہ رونے والی آنکھ اور بھنے ہوئے دل والے ہیں اور میں مرغ کھاؤں یہ کیسے درست ہو گا میں اپنے پیدا کرنے والے سے ڈرتی ہوں اور ستر سال سے حلال جو کی روٹی اور دلیا کھا کر گزارہ کر لیتی ہوں۔ حرام مرغ اور بادامی کھانا کیسے کھاؤں۔

اے بادشاہ! میری یہ کوٹھڑی رہنے دے کہ یہ تیرے انصاف کی رونق ہے۔ امراء جب دیکھیں گے کہ تو انصاف کے کمال کی وجہ سے اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ میری تاریک کوٹھڑی مجھ سے چھینے تو وہ بھی تصرف کا ہاتھ رعایا کی املاک کی طرف

نہیں بڑھائیں گے۔ دوسرے یہ کہ تیرا محل زیادہ دیر نہ رہے گا۔ لیکن میرے گھر کا قصہ عرصہ دراز تک زمانے کے اوراق پر نقش اور لکھا ہوا رہے گا۔

مجھے یہ بات پسند آگئی اور میں اس کے پڑوس پر راضی ہوگیا۔

(مروج الذهب مسعودی۔ جلد 1 ص291 منشورات دار الھجرہ ایران طبع دوم۔ 1984)

ندامت کا پسینہ

پڑوسی کے حقوق میں ادنیٰ سی بھی کوتاہی پر اہل اللہ سخت اذیت محسوس کرتے ہیں۔

مقبول بارگاہ حضرت عتبہ بن الغلامؒ ایک دفعہ سخت سردی کے موسم میں باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے اس کے باوجود ان کے جسم سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ:

ایک دفعہ کچھ لوگ میرے ہاں مہمان آئے تھے۔ انہوں نے میرے پڑوسی کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی مالک کی اجازت کے بغیر لے لی تھی۔ چنانچہ میں جب بھی اس دیوار کو دیکھتا ہوں تو شرم اور ندامت سے میرا پسینہ بہنے لگتا ہے۔ اگرچہ میرا پڑوسی اس غلطی کو معاف بھی کر چکا ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص50۔ اسلامی کتب خانہ لاہور)

انتظار کرو

ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک سے کہا کہ میرا ہمسایہ میرے غلام کی شکایت کرتا ہے۔ اب اگر بلاوجہ غلام کو پیٹوں تو گناہگار بنوں۔ اور چپ رہوں تو ہمسایہ کی تکلیف کا موجب بنوں۔ آخر کروں تو کیا؟ آپ نے فرمایا تھوڑا سا انتظار کرو کہ غلام سے کوئی ایسی حماقت سرزد ہو جو قابل سزا ہو اور سزا دینے میں کچھ اور صبر کرلو تاکہ ہمسایہ پھر شکایت کرے تب سزا دے لینا اس طرح دونوں کے حقوق کی ادائیگی کا فرض پورا ہو جائے گا۔

(نسخہ کیمیا ص143 از امام غزالی۔ ترجمہ غلام یزدانی طبع اول۔ 1973۔ ناشران قرآن مجید لمیٹڈ لاہور)

گناہ کبیرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کبائر گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے بدکاری کرے یا اس کے گھر چوری کرے۔

(الادب المفرد باب حق الجار)

آج سے چار سو برس قبل ٹھٹھہ کے علاقہ میں خسرو خان ایک گورنر گزرا ہے۔ اس نے ایک دفعہ ہمسائے کی بیوی کو حادثاتی طور پر نیم برہنہ حالت میں دیکھ لیا تھا۔ اس گناہ کے کفارہ کے لئے اس نے گردونواح کے علاقوں میں تین صد مساجد تعمیر کرائیں۔

سوانح نویسی کی اہمیت اور مقاصد

دنیا بھر کے احمدی اپنے آباؤ اجداد کے تذکرے کو زندہ کریں (تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

کتاب کی اشاعت کے کٹھن مراحل کا تذکرہ

مکرم سلیم شاہ جہانپوری صاحب

میں نے اپنی کتاب "کاروان حیات" کو جو میری سوانح حیات پر مشتمل ہے کا مسودہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی خدمت میں برائے تبصرہ پیش کیا تو جناب مولانا نے جو پیش لفظ تحریر فرمایا اس کا ایک حصہ میں احباب کی معلومات اور افادہ کے لئے تحریر کر رہا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی معرکۃ الارا کتاب "کتاب البریہ" میں فن سوانح نگاری کی افادیت و ضرورت کو واضح فرمایا ہے نیز اس نہایت اہم فن کے رہنما اصولوں کی حقیقت افروز رنگ میں نشان دہی بھی فرمائی ہے چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"سوانح نویسی سے اصل مطلب تو یہ ہے کہ تا اس زمانے کے لوگ یا آنے والی نسلیں ان لوگوں کے واقعات زندگی پر غور کر کے کچھ نمونہ ان کے اخلاق یا ہمت یا زہد و تقویٰ یا علم و معرفت یا تائید دین یا ہمدردی نوع انسان یا کسی اور قسم کے قابل تعریف ترقی کا اپنے لئے حاصل کریں اور کم سے کم یہ کہ قوم کے اولوالعزم لوگوں کے حالات معلوم کر کے اس شوکت اور شان کے قائل ہو جائیں جو اسلام کے عمائدین میں ہمیشہ سے پائی جاتی رہی ہے تا اس کو حمایت قوم میں مخالفین کے سامنے پیش کر سکیں اور یا یہ کہ ان لوگوں کے مرتبت یا صدق اور کذب کی نسبت کچھ رائے قائم کر سکیں اور ظاہر ہے کہ ایسے امور کے لئے کسی قدر مفصل واقعات کے جاننے کی ہر ایک کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک نامور انسان کے واقعات پڑھنے کے وقت نہایت شوق سے اس شخص کے سوانح کو پڑھنا شروع کرتا ہے اور دل میں جوش رکھتا ہے کہ اس کے کامل حالات پر اطلاع پا کر اس سے کچھ فائدہ اٹھائے۔ تب اگر ایسا اتفاق ہو کہ سوانح نویس نے نہایت اجمال پر کفایت کی ہو اور لائف کے نقشہ کو صفائی سے نہ دکھلایا ہو تو یہ شخص نہایت ملول خاطر اور منقبض ہو جاتا اور بسا اوقات اپنے دل میں ایسے سوانح نویس پر اعتراض بھی کرتا ہے اور در حقیقت وہ اس اعتراض کا حق بھی رکھتا ہے۔ کیونکہ اس وقت نہایت اشتیاق کی وجہ سے اس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جیسے ایک بھوکے کے آگے خوان نعمت رکھا جائے اور معاً ایک لقمہ کے اٹھانے کے ساتھ ہی اس خوان کو اٹھا لیا جائے۔ اس لئے ان بزرگوں کا یہ فرض ہے جو سوانح نویسی کے لئے قلم اٹھاویں کہ اپنی کتاب کو مفید عام اور ہر دلعزیز اور مقبول عام بنانے کے لئے نامور انسانوں کے سوانح کو صبر اور فراخ حوصلگی کے ساتھ اس قدر بسط سے لکھیں اور ان کی لائف کو ایسے طور سے مکمل کر کے دکھلاویں کہ اس کا پڑھنا ان کی ملاقات کا قائم مقام ہو جائے۔ تا اگر ایسی خوش بیانی سے کسی کا وقت خوش ہو تو اس سوانح نویس کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے دعا بھی کرے اور صفحات تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں کہ جن بزرگ محققوں نے نیک نیتی اور افادہ عام کے لئے قوم کے ممتاز شخصوں کے تذکرے لکھے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا ہے"۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 159-162)

جناب سلیم شاہجہانپوری صاحب لائق تحسین و قابل مبارکباد ہیں کہ آپ نے "کاروان حیات" میں امام وقت کے ان سنہری اصولوں کو مشعل راہ کی حیثیت سے اپنایا ہے۔ اور نہ صرف اپنے حالات و واقعات اور ادبی و ملی معرکوں پر روشنی ڈالی ہے بلکہ اپنے عہد کی پون صدی کے مذہبی، ثقافتی، سماجی اور ادبی تاریخ کا سرمایہ بھی محفوظ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ جو دنیا کے تین براعظموں ایشیا، یورپ اور امریکہ پر محیط ہے اور گرانقدر اور انمول خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کی یہ علمی پیشکش اس نقطہ نگاہ سے بھی نہایت درجہ عظمت کی حامل ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے محبوب و مقدس امام عالی مقام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 30/اپریل 1993ء کی ایک عظیم الشان ربانی تحریک خاص کی عملی تشکیل بھی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ حضور انور نے منشاء ربانی سے خطبہ جمعہ لندن میں ارشاد فرمایا کہ دنیا بھر کے احمدی اپنی اپنی قوموں اور پھر ہر خاندان میں اپنے آباؤ اجداد کے ذکر زندہ کریں۔

(روزنامہ الفضل 27/اکتوبر 1993ء ربوہ)

قارئین کرام آپ نے اس پیش لفظ میں حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں یہ اندازہ تو ضرور لگا لیا ہو گا کہ ہر دو مقدس ہستیوں نے سوانح نگاری کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے احمدی مصنفین، مولفین کو اپنے آباؤ اجداد کی سوانح حیات مرتب کرنے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ان سوانح عمریوں کا مطالعہ کیا جائے اور ان میں بزرگوں کے جن کارناموں سے روشناس کرایا گیا ہے اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی بھی کوشش کی جائے۔

انسان کی تہذیب و تمدن کا تدریجی ارتقاء

انسانی زندگی پر ایک دور ایسا بھی آیا ہے جب وہ پہاڑوں کے غاروں میں اور جنگلوں میں رہتا تھا اور درختوں کے پتوں سے اپنا بدن ڈھانکتا تھا۔ پھر اس نے پتھروں سے ایسے اوزار گھڑے جو اس کے روزمرہ کی ضروریات کے لئے ضروری تھے۔ پھر اس نے لوہا اور تانبا دریافت کیا جن کی مدد سے وہ اس قابل ہو گیا کہ کھیتی باڑی کے لئے ضروری اوزار تیار کرے اور یہیں سے اس کے تہذیبی دور کی ابتدا ہوئی۔ اس نے غاروں اور جنگلوں سے نکل کر میدانوں کا رخ کیا اور اپنے کھیتوں کے قریب ڈیرے ڈالے۔ پہلے جھونپڑیوں میں بعد ازاں مٹی کی دیواریں اٹھا کر کچے مکانوں میں رہائش اختیار کی جن کی چھتیں درختوں کے ٹہنوں سے تیار کی جاتی تھیں جن پر مٹی ڈال کر دھوپ اور بارش سے پناہ حاصل کی جاتی تھی۔ بعد ازاں انہوں نے کچی اینٹیں تیار کر کے دیواریں کھڑی کرنا شروع کیں۔ لیکن اسی پر بس نہیں کی بلکہ کچی اینٹوں کو بھٹیوں میں پکا کر پختہ اینٹوں میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے جنگل کے درخت کاٹ کر شہتیر اور کڑیاں بنائیں اور تختے بھی تیار کئے جس سے چھتیں مضبوط اور خوبصورت تیار ہونے لگیں۔ جو بالآخر قصبوں اور شہروں کی صورت میں تبدیل ہوتے چلے گئے اور یہیں سے انسان کی تمدنی زندگی کا آغاز ہوا۔ لوگ اپنے خیالات کو یا تو اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھتے تھے اور بروقت ضرورت دوسرے لوگوں کو اپنے مفید خیالات سے بذریعہ تقریر فائدہ پہنچاتے تھے۔

دنیائے تہذیب و تمدن میں کاغذ کی اہمیت

کاغذ کی ایجاد سے قبل لوگ اپنے مفید خیالات کو یا تو درختوں کی چھالوں پر لکھ دیتے تھے یا پتھروں کی سلوں پر کندہ کر دیتے تھے اس وقت مہاراجہ اشوک نے مفید اور ضروری ہدایات اور نصائح کو پتھروں کے لاٹوں پر پالی زبان میں کندہ کرا کر ہندوستان کے مختلف شہروں میں نصب کروا دیا تھا۔ جو آج تک باقی ہیں۔ ایسی ہی ایک لاٹ کو جو بنارس سے چند میل کے فاصلے پر نصب ہے اور جس کو "سارناتھ کا اسٹوپا" کہتے ہیں جس کو راقم الحروف نے خود دیکھا ہے لیکن پالی زبان میں ہونے کی وجہ سے اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہا۔

لیکن کاغذ کی ایجاد نے تہذیب و تمدن کی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ لوگوں نے اپنے خیالات کو اخبارات، رسائل، جرائد اور کتابوں کے ذریعہ دور دور تک پہنچانا شروع کر دیا۔

اشاعت کے مراحل

جاننا چاہئے کہ ابتدائی دور میں تو چھپائی کا کام ہینڈ پریس سے لیا جاتا تھا۔ کاتب صاحبان مسالے دار کاغذ پر کتابت کرتے تھے۔ بعد ازاں اس کتاب کو پتھر کی چکنی سلوں پر لگا دیا جاتا تھا۔ پھر اس پر رولر (بیلنہ) گھما دیا جاتا تھا۔ تو عبارت الٹے حروف میں پتھر پر ثبت ہو جاتی تھی۔ اب دوبارہ سادہ کاغذ جب سل پر رکھا جاتا تھا اور رولر اس پر گزارا جاتا تھا۔ تو عبارت سیدھے حروف میں کاغذ پر منتقل ہو جاتی تھی۔ عرصہ دراز تک چھپائی کا کام ہینڈ پریس سے لیا جاتا رہا۔ لیکن بجلی کی ایجاد نے اس کام کو اور آسان کر دیا۔ یعنی تھوڑے وقت میں چھپائی کا کام مکمل ہونے لگا۔

یہاں یہ بات بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ جب ایک مصنف یا مولف اپنی صلاحیتوں کے سہارے ایک کتاب تالیف یا تصنیف کر لیتا ہے تو اس کتاب کو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور کیسے کیسے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اس کا ذکر کر دینا یہاں غیر مناسب نہ ہو گا۔ سو ملاحظہ ہو:

مسودہ کی کتابت کے لئے مصنف یا مولف کسی اچھے کاتب کی طرف رجوع کرتا ہے جو آج کل کتابی سائز کے ایک صفحے کے جس میں 17 سے 21 سطریں تک ہوتی ہیں 30 سے 45 روپے تک طلب کرتا ہے اور اگر یہ غزلیات کا مجموعہ ہے تو ایک صفحہ جس پہ 5 سے 9 اشعار آتے ہیں۔ 30 سے 35 روپے طلب کرتا ہے۔ لیکن آج کل کمپیوٹر کمپوزنگ نے اس میں کچھ سہولت اور ارزانی پیدا کر دی ہے کیونکہ اس میں وقت بھی کم لگتا ہے اور نسبتاً ارزاں بھی ہے یعنی 22،20 روپے فی صفحہ۔

اب اس کتاب کو پڑھنے کے لئے پروف ریڈنگ کی دشوار گزار منزل سے گزرنا پڑتا ہے جو بعض اوقات دو سے تین دفعہ نظر ثانی کے بعد ہی پریس میں جانے کے قابل ہوتا ہے لیکن پھر بھی بعض غلطیوں کا احتمال رہ جاتا ہے جسے بعض دفعہ صحت نامہ یا غلط نامہ کے نام سے کتاب کے آخر میں چسپاں کر دیا جاتا ہے۔

کاتب صاحبان کی انہیں دراز دستیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے شاعر نے چند اشعار میں اپنے دل کی بھڑاس نکالی ہے۔ جنہیں یہاں نقل کر دینا احباب کی تفنن طبع کے لئے نامناسب نہ ہو گا۔ ملاحظہ ہو:

کاتب تقدیر کے ارضی نمائندے سلام
بزم علم و جہل کے مخلوط سازندے سلام
تیرا قبضہ ہر سطر ہر نقطہ اخبار پر
ہے تسلط بھی ترا ہر یار اور اغیار پر
تیر ہی کھائے اگر کھائے کوئی ایک بیر کو
آج مر جائے کوئی جائے اگر اجمیر کو
میں نے لکھا تھا چنبیلی تو نے تپلی کر دیا
انتہا یہ ہے کہ شبلی تک کو ستلی کر دیا

کتابت کی تیاری کے بعد کاغذ کی تلاش میں بازار کی طرف رخ کرنا پڑتا ہے سو معلوم ہو کہ آج کل کتاب کے سائز والا کاغذ 36x23 انچ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کے لئے ارزاں قسم کا کاغذ 65 سے 70 گرام تک کا 800 روپے فی رم ملتا ہے ہر رم میں 500 کاغذ ہوتے ہیں لیکن بعض میں 480 بھی ہوتے ہیں اس لئے کاغذ خریدتے وقت دکاندار سے اس کی وضاحت کرا لینی چاہئے ورنہ یہ گھاٹے کا سودا ہو گا۔

جو لوگ زیادہ استطاعت رکھتے ہیں۔ انہیں 80 یا 90 گرام تک کا کاغذ خریدنا چاہئے۔ اگر آپ آرٹ پیپر پر کتابت کرائیں گے تو اس کے لیے اور زیادہ مصارف برداشت کرنا ہوں گے۔ کاغذ خرید لینے کے بعد آپ پھر کاتب صاحب کی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے پیسٹنگ کراتے ہیں جسے کاپی جوڑنا کہتے ہیں۔ اس کی شرح 80 روپے فی 16 صفحات ہوتی ہے۔

اب آپ کاغذ اور اس پیسٹنگ کو کسی اچھے پریس میں لے جاتے ہیں جہاں پیسٹنگ کی ہر شیٹ کو المونیم کی شیٹ پر جس کے ایک طرف مصالحہ لگا ہوتا ہے منتقل کیا جاتا ہے اور 8 یا 16 صفحے کی ہر ایک شیٹ کو جب پریس میں سے گزارا جاتا ہے تو کاغذ پر یہ کتابت سیدھے الفاظ میں منتقل ہو جاتی ہے۔

پریس والے ہر ایسی شیٹ کی تیاری کے لئے 150 روپے فی شیٹ طلب کریں گے اور ہر شیٹ کی پرنٹنگ کے لئے بھی یہی شرح مقرر ہے۔

آپ کو کتاب کے (Cover) کور کے لئے کسی ڈیزائنر کی ضرورت پڑے گی اگر سادہ کور تیار کرائیں گے تو اس کی اجرت کم ہو گی لیکن اگر موضوع کتاب کے مطابق دو رنگا یا سہ رنگا ڈیزائن کا کور تیار کرائیں گے تو اس کے لئے آپ کو ایک ہزار سے چار ہزار تک صرفہ برداشت کرنا پڑے گا۔

اگر آپ تصاویر یا نقشہ جات لگانا چاہیں گے تو اس کے مزید اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے۔

لیکن ابھی سارے مراحل طے نہیں ہوئے ہیں ابھی کتاب کی جلد بندی کا کام باقی ہے۔ سو اگر آپ سادہ جلد بنوانا چاہیں گے تو آپ کو 9 روپے فی جلد ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر آپ کپڑے کی مضبوط جلد تیار کرانا چاہیں گے تو اس کے لئے 18 روپے یا اس سے بھی زیادہ ادا کرنا پڑیں گے۔ تصاویر یا نقشہ جات کی پیسٹنگ کے لئے بھی فلمیں تیار کرانا پڑیں گی اس کی تیاری اور پرنٹنگ کے لئے بھی 100 روپے فی پلیٹ ادا کرنا پڑیگا۔ یہاں پر کسی شاعر کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے۔

دل محزون مٹے، میں بھی مٹوں، دنیا بھی مٹ جائے
جب اتنے مرحلے طے ہوں تو ان کی دید ہوتی ہے

اب وہ مرحلہ آتا ہے کہ آپ کتابوں کا ایک بنڈل لے کر جب بازار میں آتے ہیں تو آپ کی حالت اس شعر کا مرقع نظر آتی ہے

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ
خود بر سر آں کوزہ خریدار بر آمد

یعنی مصنف یا مولف خود ہی تو کوزہ ہے خود ہی کوزہ بنانے والا ہے اور خود ہی کوزے میں بنانے والی مٹی ہے اور جب کوزہ تیار ہو جائے تو اس کو خود ہی خریداری کے لئے بازار آنا پڑتا ہے۔

قمر داؤد کھوکھر صاحب آسٹریلیا

آسٹریلیا کی خبریں

شہد سے تیار شدہ دوا

آسٹریلیا کی ریاست کوئنز لینڈ کے ڈاکٹروں نے زخموں اور انفیکشن کے علاج کے لئے ایلوپیتھک کی دنیا میں شہد سے بنائی جانے والی ایک دوائے استعمال کی اجازت دے دی ہے۔ اس دوا کو میڈی ھنی (MEDI-HONEY) کا نام دیا گیا ہے۔ اور آسٹریلیا کی ریاست کوئنز لینڈ کے پبلک ہسپتالوں میں ڈاکٹری نسخہ پر یہ دوا یکم مئی 2001ء سے دستیاب ہے۔ اس دوا کے بارے میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ یہ انتہائی جراثیم کش (ANTI-BACTERIAL) اجزاء پر مشتمل ہے۔

انسانی غذاؤں پر تحقیق کرنے والے بہت سے سائنس دان اس دوا کے بنانے والے ادارے CAPILANO HONEY کے ساتھ مل کر زخموں کے علاج کی دواؤں پر تحقیق اور تجربات کر رہے تھے۔ انہوں نے اسی دوا کو سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کر کے دیکھا اور ان تجربات سے یہ نتائج سامنے آئے کہ اسی "میڈی ھنی" کے اجزاء انتہائی خطرناک بیکٹیریا GOLDEN STAPHYLOCOCCUS پر حملہ آور ہو کر زخموں کے مندمل ہونے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ دوا پھوڑوں پھنسیوں کے علاج میں انسانی جسم پر جل جانے کی وجہ سے بننے والے زخموں کے علاج میں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بالخصوص انسانی جلد کے ریشوں (TISSUES) کی نشوونما میں اس کے اچھے اثرات ظاہر ہوئے۔ اور اسی کے استعمال سے جلد پر جلنے کے نشان میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

غرضیکہ شہد سے بنائی جانے والی یہ دوا زخموں اور بعض انفیکشنز میں مفید ثابت ہو سکے گی۔

(ماخوذ از: روزنامہ THE AGE 16 اپریل 2001ء ص 4)

طلاق یافتہ افراد میں خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان

آسٹریلیا میں طلاق یافتہ افراد میں خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اور رشتہ ازدواج ختم ہونے کے بعد زیادہ تر مرد خودکشی کے ذریعہ اپنی زندگیوں کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اینڈ ویلفیئر کی تحقیق کے مطابق روڈ ایکسیڈنٹ سے اتنی اموات نہیں ہوتیں جتنی خودکشی سے ہوتی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اکتالیس ہزار (410000) سے زائد افراد گزشتہ 20 سالوں میں خودکشی کر کے اپنی زندگیوں کا خاتمہ کر چکے ہیں۔ گویا کم و بیش چھ افراد روزانہ خودکشی کے ذریعہ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ خودکشی کی شرح 80 سال سے زیادہ عمر والے مردوں میں اور 20 سے 39 سال کی عمر کے مردوں میں سب سے زیادہ ہے۔

جب کہ 20 سے 24 سال کی عمر کے مردوں میں 1998ء میں یہ شرح سب سے زیادہ تھی۔ یعنی ایک لاکھ افراد میں 42.3 مرد ایسے تھے جنہوں نے خودکشی کے ذریعے موت کو قبول کیا۔ جب کہ 15 سے 19 سال کی عمر کے مردوں میں یہ شرح ایک لاکھ افراد میں 18.4 تھی۔

سال 97-1996ء میں خودکشی کی عام شرح میں 9 فیصد اضافہ ہوا جب کہ آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ میں خودکشی کی شرح سب سے کم رہی یعنی ایک لاکھ افراد میں 12.4 افراد۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک عورت کی خودکشی کے واقعہ کے بالمقابل مردوں میں چار خودکشی کے واقعات ہوتے ہیں۔ اور ان خودکشی کرنے والوں میں سب سے بڑی تعداد طلاق شدہ یا غیر شادی شدہ افراد کی ہوتی ہے۔ جب کہ شادی شدہ عورتوں میں اس کا رجحان سب سے کم ہے۔

1998ء میں 2683 افراد خودکشی کے مرتکب ہوئے۔ اس طرح ایک لاکھ افراد میں طلاق یافتہ خودکشی کرنے والے مردوں کی شرح 34.1 تھی۔ اور خواتین کی شرح ایک لاکھ افراد میں 11.1 تھی جو اب تک سب سے زیادہ ہے۔

(ماخوذ از: روزنامہ THE AGE - 19/اپریل 2001ء ص 6)

براعظم انٹارکٹیکا میں ہونے والے تغیرات

آسٹریلیا کے سائنس دانوں کی ایک تحقیقاتی ٹیم ابھی حال ہی میں دنیا کے انتہائی جنوب میں واقع ایک جزیرے ہرڈ (HEARD) سے واپس آئی ہے۔ ان سائنس دانوں کے مطابق براعظم انٹارکٹیکا میں موسمی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس جزیرے کے ساحلی گلیشئرز کھسک رہے ہیں۔ سمندر کی سطح بلند ہو رہی ہے اور اس جزیرے میں سبزہ اور روئیدگی بڑھ رہی ہے۔

253 مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہرڈ نامی یہ جزیرہ آسٹریلیا کے شہر پرتھ (PERTH) سے چار ہزار کلومیٹر دور جنوب مغرب میں بحر ہند میں واقع ہے۔ 43 کلومیٹر لمبا اور 21 کلومیٹر چوڑا یہ آتش فشانی جزیرہ آسٹریلیا کی عملداری میں داخل ہے۔ اس جزیرے کا بلند ترین مقام "ماسن" (MAWSON) پہاڑ ہے جو سطح سمندر سے 9005 فٹ بلند ہے۔ یہ جزیرہ ہر وقت برف سے ڈھکا رہتا ہے۔

پہلے پہل 1833ء میں برطانوی جہازرانوں نے اس جزیرہ کو دریافت کیا تھا۔ لیکن اس کا نام ایک امریکن جہازراں کیپٹن جان ہرڈ (JOHN HEARD) کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ابتداء میں یہ جزیرہ برطانیہ کے زیر نگرانی تھا۔ بعد ازں 1947ء سے آسٹریلیا کا اس پر کنٹرول ہے۔ یہ جزیرہ پنگوئن اور بڑے سیل (ELEPHANT SEAL) کی کالونی ہے۔

58 سائنس دانوں پر مشتمل اب تک بھیجی جانے والی تحقیقاتی ٹیموں میں سے یہ سب سے بڑی ٹیم تھی جو انٹارکٹیکا سے ملحق اسی جزیرے پر پانچ ماہ گزارنے کے بعد 29 مارچ 2001ء کو واپس آسٹریلیا پہنچی ہے۔

اس ٹیم کے سائنس دانوں کی تحقیق کے مطابق موسمی تبدیلی کے اثرات براعظم انٹارکٹیکا میں بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ ایک گلیشئر تو پانچ سو میٹر تک کھسک چکا ہے۔ اور جیسے جیسے گلیشئرز کھسک رہے ہیں اس جزیرے پر بھی ارضیاتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ جزیرہ مزید ٹکڑوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ سطح زمین پر جہاں پہلے برف تھی اب وہاں سبزہ نمودار ہونا شروع ہو چکا ہے۔

اس جزیرہ پر 1947ء میں تحقیقاتی کام کا آغاز ہوا تھا۔ اس وقت سے اب تک بارہ فیصد وہ حصہ کم ہو چکا ہے جو اس سے پہلے گلیشئرز سے ڈھکا ہوا ہوتا تھا۔ اس کے ساحلی اطراف میں درجہ حرارت بھی ایک درجہ سینٹی گریڈ تک بڑھ چکا ہے۔

سائنس دانوں کی اس ٹیم نے اس جزیرہ کے ایک گلیشئر (BROWN GLACIER) پر ایک موسمیاتی اسٹیشن بھی قائم کیا ہے۔ ان سائنس دانوں کی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انٹارکٹیکا اور اس کے اردگرد کے جزائر میں رونما ہونے والی یہ تبدیلیاں گرین ہاؤس گیسز کے اخراج اور اس سے پیدا ہونے والے اثرات سے تعلق رکھتی ہیں۔

دنیا کے چوٹی کے اڑھائی ہزار سائنس دانوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر ان گیسوں کے اخراج کو کم نہ کیا گیا تو 2010ء تک ان گیسوں کے اخراج میں مزید 35 فیصد اضافہ ہو چکا ہو گا اور دنیا کا درجہ حرارت پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے بڑھنا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان گیسوں بالخصوص کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے اخراج کو کم سے کم تر کیا جائے۔

گلوبل وارمنگ جو کہ آئندہ سو سالوں کے لئے انسانیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ بنتی چلی جا رہی ہے۔ اسے کم کرنے کے لئے دسمبر 1997ء میں کیوٹو پروٹوکول (کیوٹو معاہدہ) میں یہ تجویز دنیا کے سامنے رکھی گئی تھی۔ کہ 39 ترقی یافتہ ملک گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں 1990ء میں جس مقام پر تھے اس میں 2012ء تک 5.2 فیصد کمی کریں گے۔

آسٹریلیا، ناروے اور آئس لینڈ یہ وہ تین ممالک ہیں جنہیں اس معاہدے کی رو سے یہ اجازت دی گئی تھی کہ وہ ان گیسز کے اخراج میں کچھ اضافہ کر سکتے ہیں۔ آسٹریلیا کو اس میں 8 فیصد اضافہ کی اجازت دی گئی تھی۔

اس پروٹوکول کی تجاویز کو اب تک صرف 30 ممالک نے قبول کرتے ہوئے ان پر عمل درآمد کی کوشش کی ہے۔ جب کہ کیوٹو پروٹوکول کے مطابق ضرورت اس امر کی ہے کہ 55 ممالک اس کی پابندی کریں۔ لیکن وہ ممالک جو سب سے زیادہ ان گیسز کا اخراج کر کے فضائی آلودگی کو بڑھانے کا سبب بن رہے ہیں ان کی طرف سے کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا۔ مثلاً دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک امریکہ جو دنیا کی آبادی کا صرف 4 فیصد ہے گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں مجموعی لحاظ سے اس طرح سب سے آگے ہے کہ ساری دنیا سے خارج ہونے والی ان گیسز کا ایک چوتھائی حصہ (1/4) صرف امریکہ خارج کرتا ہے۔ جب کہ کیوٹو پروٹوکول کے مطابق امریکہ نے 1990ء سے 2008ء تک 93 فیصد کمی کرنی تھی لیکن اس کے برعکس صورتحال یہ ہے کہ اس میں کمی کی بجائے 110 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ اور ابھی اس میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

اس کے بالمقابل آسٹریلیا دنیا بھر میں پیدا ہونے والی گرین ہاؤس گیسز کا صرف 1.4 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ آسٹریلیا کی صورتحال یہ ہے کہ 1990ء کو جو معیار بنایا گیا تھا۔ 1998ء میں آسٹریلیا اسی معیار سے 17 فیصد آگے بڑھ چکا تھا۔ جب آسٹریلیا کو 1990ء کے معیار سے صرف 8 فیصد آگے بڑھنا چاہئے تھا اور وہ بھی 2012ء تک۔ اور اگر آسٹریلیا میں بھی یہی صورتحال قائم رہی تو 2010ء تک یہ شرح مزید بڑھ کر 24 فیصد تک پہنچ جائے گی۔

ایک رپورٹ کے مطابق جاپان 9.5 ٹن، برطانیہ 12.3 ٹن جرمنی 12.6 ٹن کینیڈا 20.6 ٹن اور امریکہ 21.2 ٹن فی کس کے حساب سے ان گیسز کا اخراج کر رہے تھے۔ جب کہ آسٹریلیا فی کس 26.7 ٹن گیسز کا اخراج کر کے فی کس کے حساب سے دنیا میں سب سے آگے ہے۔

صرف ایک کار کی مثال کو ہی لیا جائے تو آسٹریلیا میں چلنے والی ایک کار اوسطاً سالانہ 1920 لیٹر پٹرول صرف کرتے ہوئے 4.33 ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خارج کرتی ہے۔ اور ایک لیٹر پیٹرول جو صرف ہوتا ہے وہ 10500 لیٹر تازہ ہوا سے پوری آکسیجن ختم کر کے اس فضا کو اسی حد تک آلودہ کر دیتا ہے کہ پھر یہ ہوا سانس لینے کے قابل نہیں رہتی۔

(ماخوذ از: روزنامہ THE AGE - 30 مارچ 2001ء، 14/اپریل 2001ء)

قدرت کے ایک عجیب نظارے کی جھلک

سورج کی توانائی سے آسٹریلیا کی ریاست وکٹوریہ کا آسمان رات کی تاریکی میں سبز اور سرخ روشنی کے رنگ بکھیرنے لگا۔ روشنی کے یہ رنگ سورج سے خارج ہونے والے ان پارٹیکلز کا نتیجہ تھا جو سورج سے زمین کی فضا میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں قطب جنوبی کے علاقوں میں ایک خاص روشنی رات کے اندھیرے میں آسمان پر نظر آتی ہے۔ یہ روشنی 31 مارچ 2001ء کی شب 12 بجے کے بعد آسٹریلیا کے جنوبی علاقوں سے دیکھی گئی۔ اسی طرح کے مزید روشنی کے نظارے آئندہ چند ماہ میں بھی دیکھے جا سکیں گے۔

یہ عجیب و غریب روشنی جسے "قطب جنوبی کی روشنی" یا AURORA AUSTRALIS کہا جاتا ہے آسٹریلیا کی سرزمین سے اس وقت آسمان سے نظر آتی ہے جب سورج میں نظر آنے والے دھبے (SUNSPOT) تعداد میں زیادہ ہوں۔ سورج کے ان دھبوں کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ یعنی کم سے کم 20 اور ہر گیارہ سال کے بعد ان کی تعداد بہت زیادہ ہو کر کم و بیش 200 تک پہنچ جاتی ہے۔

جن سالوں میں سورج میں یہ دھبے زیادہ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سورج سے دھماکوں کے ساتھ بہت زیادہ مادے کا اخراج ہو گا۔ گزشتہ سال 2000ء کے اواخر میں سورج پر سب سے زیادہ دھبے نمودار ہونا شروع ہوئے تھے۔ اور سورج میں توانائی کا عمل انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔

ہمارا سورج خلا میں چارج پارٹیکلز کا اخراج کرتا رہتا ہے۔ اور جب یہ اخراج کثرت سے ہو تو یہ پارٹیکلز خلاء بسیط میں بہت دور تک پھیل جاتے ہیں۔

جب یہ کثیر التعداد پارٹیکلز ہماری زمین کے قریب پہنچتے ہیں تو ان کی مقناطیسی قوت زمین کی مقناطیسی قوت کے ساتھ مل کر ایک خاص عمل کرتی اور ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ کچھ پارٹیکلز زمین کی بیرونی فضاء یعنی MEGNETOSPHERE میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور قطب جنوبی یا قطب شمالی کا رخ کرتے ہوئے کرہ ارض سے ایک سو سے تین سو کلومیٹر کی بلندی پر جب یہ آکسیجن اور نائٹروجن کے ایٹموں سے ملتے ہیں تو ایک خاص روشنی فضا میں نمودار ہوتی ہے جسے AURORA کہا جاتا ہے۔

لیکن یہ روشنی سفید نہیں ہوتی بلکہ انتہائی زرد، سبز یا سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ اور فضا میں اس طرح نظر آتی ہے جیسے آسمان پر روشنی کے پردے لٹکا دیئے گئے ہوں۔ گو کہ روشنی کے یہ پردے دن کے وقت بھی موجود رہتے ہیں لیکن سورج کی روشنی میں یہ ماند پڑ جاتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی سورج ڈوبتا اور رات تاریک ہونے لگتی ہے تو روشنی کے یہ پردے آسمان کی بلندیوں پر نمودار ہوتے نظر آتے ہیں۔

آج سے گیارہ سال قبل بھی اس طرح کی روشنی کے خوبصورت نظارے آسٹریلیا کی فضاؤں میں نظر آنے تھے۔ جب کہ اس سال یہ روشنی آسٹریلیا کی چار ریاستوں تسمانیہ، وکٹوریہ، ساؤتھ آسٹریلیا اور ویسٹرن آسٹریلیا سے دیکھی گئی ہے۔

(ماخوذ از: روزنامہ THE AGE - 7/1 اپریل 2001ء ص 22)

جواب جاہلاں باشد خموشی

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

ایک عالم و فاضل شخص ایک ملحد (دہریے) سے بحث کر رہا تھا وہ جو دلیل پیش کرتا ملحد اسے رد کر دیتا اور کہتا میں تو تمہاری دلیل کے ماخذ ہی کو سرے سے نہیں مانتا۔ ناچار وہ عالم بحث سے دستبردار ہو کر وہاں سے چل دیا۔ کسی نے کہا واہ صاحب آپ اتنے علم و فضل کے باوجود ایک بے دین کے مقابلے میں عاجز آ گئے۔ اس نے جواب دیا کہ میرے علم کا منبع اور ماخذ قرآن حدیث اور بزرگان دین کے اقوال ہیں اور یہ بے دین ان کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے اور میری کوئی دلیل سنتا ہی نہیں مجھے کیا پڑی ہے کہ میں اس کے کفریہ کلمات سنتا رہوں۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

عزیزہ طاہرہ مریم صاحبہ بنت مکرم چوہدری فضل احمد خان صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ سلیم اللہ خاں صاحب حال جرمنی ابن مکرم آغا حمید اللہ خاں صاحب سندھ ہاؤس دارالرحمت شرقی ربوہ مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ 21 مئی 2001ء بروز سوموار بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا عزیزہ طاہرہ مریم صاحبہ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب آف لودھی ننگل کی پوتی اور مکرم کیپٹن چوہدری بدر دین صاحب کی نواسی ہیں۔ اور عزیزم سلیم اللہ خاں صاحب مکرم آغا محمد عبداللہ صاحب کے پوتے اور حضرت مولوی رحیم بخش صاحب آف تلونڈی جھنگلاں رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے ہیں۔ احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب وکالت علیاء تحریک جدید تحریر کرتے ہیں مورخہ 11 جون 2001ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزان عطیہ و احمد خالد کو آسٹریلیا میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام یاسر احمد خالد عطا فرمایا ہے۔ نومولود امیر جماعت ہائے احمدیہ آسٹریلیا مکرم محمود احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نواسہ ہے۔ عزیزان عطیہ اور احمد خالد دونوں مکرم مولوی محمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ (مشرقی پاکستان) بنگلہ دیش کے نواسی اور نواسہ ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی بابرکت عمر عطا فرمائے۔ نیک صالح اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والا بنائے آمین۔

سانحہ ارتحال

محترمہ لبنیٰ سعید صاحبہ زوجہ مکرم سعید احمد ناصر صاحب سکنہ میر پور خاص لکھتی ہیں کہ میرے والد محترم چوہدری عبدالرحیم مجاہد صاحب اور میری والدہ محترمہ کو ساہیوال میں مورخہ 8 اور 9 مئی 2001ء کی درمیانی رات نامعلوم افراد نے تشدد اور گلا دبا کر قربان کر دیا ہے۔ پوسٹ مارٹم کے بعد 9 مئی کو مرحومین کی ساہیوال قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومین عبادت گزار اور نماز روزے کے پابند تھے۔ دین کے کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔ دعا گو اور ہمدرد انسان تھے۔ ان کا اکلوتا بیٹا عبدالقدیر دس سال اسیر راہ مولا رہا۔ اس وقوعہ کے وقت ان کا کوئی بچہ ان کے پاس نہ تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نکاح

مورخہ 10 مئی 2001ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم عبدالمقیت صاحب جوئیہ ابن رائے محمد عبداللہ صاحب جوئیہ ساکن ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا کا نکاح ثمینہ ملک بنت احمد شیر جوئیہ ساکن بیلجیئم (Belgium) کے ساتھ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے بحق مہر پچاس ہزار روپے پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ نکاح دونوں گھرانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن جدید پریس ربوہ کے والد محترم رانا نبیا مین صاحب محلہ دارالعلوم جنوبی نمبر 2 ربوہ ایک عرصہ سے آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں کوئی افاقہ نہیں ہو رہا نظر بہت کمزور ہے چلنے پھرنے میں دشواری ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک محمد افضل صاحب نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ قریباً دو ماہ سے انتڑیوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالمنان کوثر صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالعزیز صاحب)

مکرم عبدالمنان کوثر صاحب ابن مکرم عبدالعزیز صاحب ساکن 3/1 دارالفضل شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر 31 خسرہ نمبر 590 رقبہ 5 مرلہ (رقبہ چھنی کچی) محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ان کے نام ہے۔ یہ قطعہ میرے چھوٹے بھائی مکرم عبدالستار کوثر صاحب (مددگار کارکن دفتر نظارت دیوان ربوہ) کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہم دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ ولایت بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم عبدالجلیل کوثر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم عبدالمنان کوثر صاحب (بیٹا)
(4) مکرم عبدالغفار کوثر صاحب (بیٹا)
(5) مکرم عبدالستار کوثر صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ زاہدہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ شاہدہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ عطیہ العلیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تمیں یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلہ دیش میں ہنگامے وزیر اعظم حسینہ واجد کی عوامی لیگ کے دفتر میں خوفناک بم دھماکے اور اپوزیشن لیڈر بی این پی کی چیئر پرسن خالدہ ضیاء کے جلوس پر حملے کے بعد بنگلہ دیش میں بڑے پیمانے پر ہنگامے شروع ہو گئے ہیں۔

بھارتی کیمپ، مواصلاتی ٹاور اور ایکسچینج تباہ

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے بھارتی فوجی کیمپوں پر راکٹوں اور دستی بموں سے حملے میں ایک میجر سمیت 16 بھارتی فوجی ہلاک جبکہ تین مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔ اس کے علاوہ کشمیری مجاہدین نے بھارتی کیمپ بھی اڑا دیا اور مواصلاتی ٹاور اور ایکسچینج تباہ کر دیا۔

منی پور میں زبردست ہنگامے بھارت کے صوبہ منی پور میں 83 سماجی تنظیموں کی اپیل پر علیحدگی پسندوں اور مرکزی حکومت کے درمیان جنگ بندی میں توسیع کے سمجھوتہ کے خلاف ہونے والی احتجاجی ہڑتال کے تیسرے دن مشتعل مظاہرین نے صوبائی اسمبلی کی عمارت اور اندرا کانگرس، کمیونسٹ پارٹی سمیت متعدد سیاسی پارٹیوں کے دفاتر کو نذر آتش کر دیا۔

حق خود ارادیت دینے کا سوال ہی نہیں

بھارت نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حق خود ارادیت دینے سے ایک بار پھر انکار کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر قانون نے دعویٰ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی نے بھارت کا آئین تسلیم کر لیا ہے۔ اس لئے کشمیر میں رائے شماری کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پاکستان اور بھارت پر پابندیاں ختم کرانے کی کوشش پاکستان اور بھارت پر ایٹمی دھماکوں کی وجہ سے عائد پابندیوں کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لئے امریکی ایوان نمائندگان نے کانگرس میں پیش کئے جانے والے قانونی بل کو منظور کرانے کے لئے سرگرمیاں تیز کر دی گئی ہیں۔ جبکہ اس مجوزہ قانونی بل میں ترمیم کرے عالمی مالیاتی اداروں کی طرف سے پاکستان اور بھارت کو ضرورت کے تحت مالی معاونت فراہم کرنے کے لئے امریکہ کے موثر کردار کو تجویز کر دیا گیا ہے۔

پاکستان طالبان سے دور رہے وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ افغانستان کے بارے میں امریکہ اور پاکستان کے خیالات اور موقف میں پائے جانے والے گہرے اختلافات پر امریکہ کے محکمہ خارجہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے مطابق امریکہ میں اس پر زیادہ تشویش پائی جاتی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ پاکستان طالبان سے دور رہے۔ حمایت اس کے لئے نقصان دہ ہے۔

اسرائیلی مخلوط حکومت ٹوٹنے کا امکان مشرق وسطیٰ میں سیز فائر کو موثر بنانے کے لئے فلسطین سے مذاکرات شروع کرنے کے بارے میں اسرائیل کی انتہا پسند مخلوط حکومت میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور مخلوط حکومت پانچ ماہ بعد ہی ٹوٹنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

شام پوری فوج لبنان سے واپس بلا لے گا

لبنانی سیکیورٹی کونسل نے کہا ہے کہ اگلے 48 گھنٹوں کے اندر شام اپنی ساری فوجیں لبنان سے نکال لے گا۔ امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق لبنان میں عیسائیوں نے یہ مہم چلا رکھی ہے شام نے لبنان پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس وقت 35 ہزار شامی فوجی لبنان میں موجود ہیں۔

عرب ممالک مغربی فرموں کا بائیکاٹ کر دیں گے سعودی عرب کے نائب وزیر اعظم دوم اور وزیر دفاع شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز نے متنبہ کیا ہے کہ اگر عالمی طاقتیں اسرائیل کو نہتے فلسطینیوں پر حملوں سے باز رکھنے میں ناکام رہیں تو عرب ممالک اسرائیل کے ساتھ کاروبار کرنے والی مغربی فرموں کا بائیکاٹ کر دیں گے۔

بقیہ ملکی خبریں از صفحہ 8

روپے مختص کئے گئے جبکہ آئندہ مالی سال میں اس مد میں 47-ارب 55 کروڑ 65 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

بیرونی ممالک اور اداروں سے امداد لینے کا پروگرام آئندہ مالی سال میں مالیاتی اداروں اور بیرونی ممالک سے حاصل ہونے والی رقوم میں ایشیائی ترقیاتی بنک سے سب سے زیادہ رقوم متوقع ہیں۔ چین سے ایک ارب 20 کروڑ، کینیڈا سے 16 کروڑ، کمرشل اداروں سے 47-ارب 84 کروڑ، فرانس سے 90 کروڑ، جرمنی سے ایک ارب 40 کروڑ، کویت سے ایک ارب 33 کروڑ، سعودی عرب سے 75 کروڑ روپے، سوئٹزرلینڈ سے 13 کروڑ اور یو ایس ایڈ پروگرام کے ذریعے نو کروڑ 30 لاکھ روپے کی توقع کی گئی ہے۔ یہ مجموعی طور پر ایک کھرب 3-ارب روپے کا قرضہ ہوگا۔

چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ کے اخراجات میں کمی چیف ایگزیکٹو اخراجات میں دو کروڑ روپے کی کمی کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال میں چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ کے مجموعی اخراجات 57 کروڑ 18 لاکھ روپے ہوں گے۔

مہنگائی کنٹرول کریں۔ چیف ایگزیکٹو کی صدارت میں ہونے والے کابینہ اور قومی سلامتی کونسل کے خصوصی اجلاس میں چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ ان کی حکومت نے محدود وسائل میں عوام کے سامنے ایک متوازن بجٹ پیش کیا ہے جس سے عوام کو ریلیف ملے گا۔ کیونکہ بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ مشکل اقتصادی صورتحال کے پیش نظر حکومت کو بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ مگر اس کے باوجود ہم نے معاشی شعبے میں کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہوں نے کہا حکومت کی پوری کوشش ہے کہ عام آدمی پر کم بوجھ پڑے اور مہنگائی میں اضافہ نہ ہو۔ انہوں نے اس بارے میں صوبوں کو بھی احکامات جاری کئے کہ وہ مہنگائی کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کریں۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 19 جون- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 29 زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 20- جون غروب آفتاب: 7-19

☆ جمعرات 21- جون طلوع فجر: 3-20

☆ جمعرات 21- جون طلوع آفتاب: 5.00

ساڑھے سات کھرب کا بجٹ وفاقی بجٹ برائے سال 2001-2002ء پیش کر دیا گیا ہے- آئندہ بجٹ کا حجم 7 کھرب 51- ارب 70 کروڑ روپے ہے جو کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 7.7 فیصد زائد ہے- آئندہ مالی سال میں دفاعی بجٹ میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کیا گیا-

29 نئے ترقیاتی منصوبے وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 130- ارب روپے کے ترقیاتی پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے- جو رواں سال کے نظرثانی شدہ پروگرام سے 10.5- ارب روپے یعنی 17.6 فیصد زیادہ ہیں- نئے مالی سال کے وفاقی پروگرام میں چاروں صوبوں کے ترقیاتی پروگرام کا سائز 54- ارب روپے ظاہر کیا گیا ہے-

بجٹ سے کالا باغ ڈیم آؤٹ وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں ایک بار پھر کالا باغ ڈیم پراجیکٹ کو نظر انداز کر دیا ہے تاہم منگلا ڈیم میں پانی کی سٹوریج گنجائش بڑھانے کا منصوبہ بدستور شامل رکھا گیا ہے-

قرضوں اور سود کی ادائیگی آئندہ مالی سال کے دوران ملکی و غیر ملکی قرضوں اور سود کی ادائیگی پر 3 کھرب 29- ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 6.8 فیصد زائد ہیں- ملکی قرضوں اور سود پر ایک کھرب 97- ارب 86 کروڑ اور غیر ملکی قرضوں پر 62- ارب 25 کروڑ روپے دیئے جائیں گے-

گیس 20 فیصد مہنگی وفاقی وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں گیس کی قیمتوں میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گیس کے نرخوں میں اضافہ کا اثر غریبوں پر نہیں پڑے گا- پہلے 100 مکعب فٹ پر اضافہ 9 فیصد جبکہ اس سے اوپر 20 فیصد ہوگا-

پٹرولیم پر 14- ارب روپے کا اضافی ٹیکس حکومت آئندہ مالی سال میں پٹرولیم پر 14- ارب روپے کا اضافی ٹیکس حاصل کرے گی- جس سے پٹرول کی قیمتیں عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو جائے گی-

صوبوں کے لئے وفاقی محاصل نئے مالی سال کے بجٹ میں صوبوں کو وفاقی محاصل کے پول میں مختلف ٹیکسوں، رائلٹی اور سرچارج وغیرہ کی مد میں 190- ارب روپے ملیں گے- جو رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ بجٹ سے تقریباً 20- ارب روپے زیادہ ہیں پنجاب کو 96.78- ارب روپے- سندھ کو 52.86- ارب روپے سرحد کو 21.78- ارب روپے اور بلوچستان کو 18.53- ارب روپے ملیں گے-

دفاعی اخراجات منجمد نئے مالی سال کے لئے بجٹ میں دفاعی اخراجات کو موجودہ مالی سال کے نظرثانی شدہ اخراجات کی سطح پر منجمد کر دیا گیا ہے- نئے مالی سال کے اخراجات 131.6- ارب روپے رکھے گئے ہیں-

انکم ٹیکس سے استثنیٰ کی حد آئندہ مالی سال کے بجٹ میں انکم ٹیکس کے لئے استثنیٰ کی حد چالیس ہزار روپے سے بڑھا کر 60 ہزار روپے کر دی گئی ہے جبکہ بینکنگ کمپنیوں کے انکم ٹیکس ریٹ کو بھی 58 سے کم کر کے 50 فیصد کر دیا گیا ہے-

تنخواہوں میں 18% پنشن میں 15% اضافہ نئے وفاقی بجٹ کے مطابق سرکاری ملازمین کی تنخواہیں دو مرحلوں میں بڑھائی جائیں گی- پہلے مرحلے میں 1994ء کے پے سکیلوں میں 50 فیصد اضافہ کیا جائے گا- اور دوسرے مرحلے میں کاسٹ آف لیونگ کے سلسلے میں دی جانے والی اضافی مراعات کا فرق پورا کیا جائے گا- پنشن میں بھی 5 سے 15 فیصد تک اضافہ کیا جا رہا ہے-

186- ارب روپے کا خسارہ - وفاقی وزیر خزانہ نے بتایا کہ نئے وفاقی بجٹ میں 186- ارب روپے کا خسارہ ہے جسے ٹیکسوں کی وصولی بہتر بنا کر اور دیگر ذرائع سے آمدنی بڑھا کر پورا کیا جائے گا-

سبسڈی کی رقم میں کمی - بجٹ میں سبسڈی کے لئے رقم میں 2- ارب روپے کی کمی کر دی گئی ہے- آئندہ مالی سال کے دوران سبسڈی کی ادائیگی کے لئے 20- ارب 60 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں- جس میں افغانستان کو وفاقی حکومت کی طرف سے گندم کی سپلائی 2 کروڑ روپے وغیرہ کی سبسڈی دی جائے گی-

براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس آئندہ مالی سال کے دوران براہ راست ٹیکسوں میں ایک کھرب 49- ارب 80 کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے اسی طرح بالواسطہ ٹیکس میں 3 کھرب 7 ارب 90 کروڑ کا تخمینہ ہے-

وفاقی کابینہ کی طرف سے بجٹ کی منظوری

چیف ایگزیکٹو کی سربراہی میں منعقد ہونے والے وفاقی کابینہ کے ایک خصوصی اجلاس میں 751- ارب روپے سے زائد حجم کے آئندہ سال کے بجٹ کی منظوری دے دی ہے- اجلاس میں وفاقی وزیر خزانہ نے بجٹ کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر تفصیلی بریفنگ دی-

91 کروڑ 30 لاکھ ڈالر تجارتی خسارہ

حکومت کی طرف سے تیار کردہ تین سالہ میڈیم ٹرم بجٹ کے مطابق فریم ورک آئندہ مالی سال 2001-2002ء کے دوران ملک کا تجارتی خسارہ 91 کروڑ 30 لاکھ ڈالر ہوگا- جس میں ملکی برآمدات 9- ارب 84 کروڑ ڈالر اور درآمدات 10- ارب 76 کروڑ ڈالر رہیں گی-

وفاقی وزارتوں کے لئے 75.2- ارب روپے

نئے مالی سال کے بجٹ میں مختلف وفاقی وزارتوں کے لئے 75.2- ارب روپے مختص کئے گئے ہیں وزارت پانی بجلی کے لئے 22- ارب 48 کروڑ روپے مواصلات کے لئے 14- ارب 36 کروڑ روپے وزارت پٹرولیم کے لئے 6- ارب 69 کروڑ روپے، ریلوے کے لئے 6- ارب 39 کروڑ روپے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لئے 4- ارب 28 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں-

IT کی تین یونیورسٹیوں کے لئے 60 کروڑ روپے

وفاقی بجٹ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تین یونیورسٹیوں کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں- اس منصوبے میں آئندہ مالی سال میں 60 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں- ان منصوبوں پر مجموعی لاگت کا اندازہ 90 کروڑ روپے ہے-

ایڈمنسٹریشن کے اخراجات میں کمی جنرل ایڈمنسٹریشن کے اخراجات میں رواں مالی سال کے مقابلے میں 2- ارب 18 کروڑ 70 لاکھ روپے کی کمی کی گئی ہے رواں مالی سال میں 49- ارب 74 کروڑ 31 لاکھ

باقی صفحہ 7 پر

اکسیر بلڈ پریشر رجسٹرڈ

تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

04524-212434 Fax: 213966

گاڑی برائے فروخت

ٹویوٹا کرولا- سلور گرے میٹلک کلر GL-Model 1996

بہترین حالت میں برائے فروخت موجود ہے

فون: 213699 - 214214

نیشنل الیکٹرونکس

ڈیلر: ریفریجریٹر- ڈی فریزرز- ائر کنڈیشنز واشنگ مشین- ٹیلی ویژن

فون 7357309-7223228

1- لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ (پیالہ گراؤنڈ) لاہور

AMERICAN TRADERS

(F.Z.E) UNITED ARAB EMIRATES

We are supplying textile machinery (new-secondhand) to south asian Countries since two decades. We have all kind of looms-embroidery and knitting machines, raschual machine (to make curtain of net) available for very competitive prices now. Complete unit of Nonwoven (monopoly in Pakistan) also available. We can also provide you all kind of trading services in U.A.E

Please Contact-Shaker Ahmad

Tel-00971-506354262 FAX-0097165334713

Emails: globaltm@ emirates.net.ae and texmach@hotmail.com

visit us at-www.american-traders.co.ae and americantraders.bizland.com

We can also assist you to setup your Business in Quota free Countries

Website Name: www.American-traders.co.ae